www.wilayattimes.com
اشاعت کا دوسرا سال

ہفت روزہ ولایت ٹائمز سرینگر

WILAYAT TIMES

اللہ کی ولایت مومنین اور متقین پر ھے وہ انھیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ھے

جلد:3 ☆ شمارہ نمبر:29 ☆ تاریخ:30 اکتوبر تا 5 نومبر 2017ء بمطابق 10 صفر تا 16 صفر 1439ھ ☆ صفحات:8

برما اور منافقت

مجھے چھوڑیے، میری باتوں کو بھی رہنے دیجئے، آپ اپنی ہی بات کیجئے، صرف یہ بتایئے کہ اگر کوئی خود متعصب ہو، قاتل ہو، ظالم ہو، درندہ ہو، وحشی ہو، جھوٹا ہو، مکار ہو، قانون شکن ہو، فرقہ پرست ہو اور دوسروں کو انسانیت اور شرافت کے درس دے تو اس کا کیا نتیجہ نکلے گا۔۔۔!!!؟؟ برما کے مسلمان اس لئے مظلوم نہیں ہیں کہ ان پر ایک کافر حکومت مسلط ہے، بلکہ وہ اس لئے مظلوم ہیں کہ انکی مدد کے نعرے لگانے والے اکثر لوگ خود قاتل، ظالم، متعصب، فرقہ پرست اور کفار کے ہم نوالہ و ہم پیالہ ہیں۔ یقین جانیئے جب تک ہم اپنی صفوں سے تعصب، شدت پسندی، قانون شکنی اور فرقہ واریت کو ختم نہیں کرتے، اس وقت تک ہم میانمار کے مسلمانوں کی حقیقی معنوں میں مدد نہیں کر سکتے۔

تحریر: نذر حافی

مجھے چھوڑیے، میری باتوں کو بھی رہنے دیجئے، آپ اپنی ہی بات کیجئے، صرف یہ بتایئے کہ اگر کوئی بے نمازی آپ کو نماز پڑھنے کا درس دے تو اس کا کتنا اثر ہوگا۔۔۔؟؟! اگر کوئی جھوٹا آپ کو سچ بولنے کے لیکچر دے تو اس کی کتنی تاثیر ہوگی۔۔۔؟؟! اگر کوئی غنڈہ آپ کو قانون کا احترام کرنے کا سبق پڑھائے تو اس کا کیا نتیجہ نکلے گا۔۔۔؟؟! آپ کی طرح میں بھی برما کے مسلمانوں کی حالت پر کڑھتا ہوں، ان کی مظلومیت بھری ویڈیوز اور تصاویر سوشل میڈیا پر وائرل ہوتے دیکھتا ہوں۔۔۔ نجانے کیوں زمین پھٹ نہیں رہی اور آسمان گر نہیں رہا۔۔۔ البتہ تعجب کی بات یہ ہے کہ ان ویڈیوز اور تصاویر کو وہ لوگ زیادہ سے زیادہ شیئر کر رہے ہیں، جو خود ہر ظلم میں پیش پیش ہوتے ہیں۔ پاکستان میں مشال خان کا قتل درست تھا یا نہیں، یہ ایک الگ بحث ہے، لیکن اسے جس درندگی کے ساتھ قتل کیا گیا، اس درندگی کی مذمت کی ضرورت تھی، لیکن بڑے بڑے نامی گرامی لوگوں نے اس درندگی کی مذمت نہیں کی۔ آج وہ لوگ برما میں ہونے والے ظلم پر مگرمچھ کے آنسو بہا رہے ہیں، جو مشال خان پر ہونے والے ظلم پر بغلیں بجا رہے تھے۔ ابھی کچھ دن پہلے ایک سکول میں شہروان مسیح کو بھی مشال خان کی طرح بربریت کے ساتھ قتل کیا گیا، لیکن میڈیا نے اس کی خبر تک نہیں چلائی اور ہمارے ملکی، سیاسی و دینی اکابرین نے اس واقعے کی مذمت کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا، لیکن آج وہی اکابرین اور وہی میڈیا برما کے لئے چیختا پھرتا ہے۔۔۔!

سانحہ راولپنڈی میں عاشور کے روز وحشت و بربریت کے ساتھ بے گناہ لوگوں کو جان سے مار دیا گیا، نفرت اور دشمنی کی مزید آگ بھڑکانے کے لئے شیعہ سنی تنازعہ کھڑا کیا گیا، لیکن یہ کس قدر شرمناک بات ہے کہ حقیقت میں اس مدرسے پر حملہ کرنے والے خود اسی فرقے کے لوگ تھے، جن کا مدرسہ تھا۔ اس امر پر جتنا بھی افسوس کیا جائے وہ کم ہے کہ راولپنڈی میں لوگوں نے ایک دوسرے فرقے کو بدنام کرنے کے لئے اپنے ہی فرقے کے مدرسے کو آگ لگا دی۔ آج وہی متعصب اور فرقہ پرست لوگ برما میں ہونے والے فرقہ وارانہ فسادات پر آنسو بہا رہے ہیں۔ پاکستان میں کتنے ہی فوجی جوانوں کے گلے کاٹے گئے اور کتنے ہی پولیس والوں کو شہید کیا گیا، ضرورت تھی کہ ہم اپنی فوج اور پولیس سے محبت کے اظہار کے لئے ایک قومی بیانیہ تشکیل دیتے، لیکن آج وہ لوگ پاکستانی فوج کو برما پر حملہ کرنے کا کہہ رہے ہیں، جو پاک فوج کو ناپاک فوج کہتے ہیں اور پاک فوج کے کئی شہیدوں کے قاتل ہیں۔ کیا آرمی پبلک سکول پشاور میں جو ننھے منھے بچے شہید ہوئے، ان کا خون خون نہیں تھا۔۔۔؟! یہ کس قدر منافقت ہے کہ وہ لوگ جو آرمی پبلک سکول پر ہونے والے حملے کے پشت پناہ تھے، آج وہ میانمار میں ہونے والے بچوں کے قتل پر سینہ کوبی کر رہے ہیں۔

یمن اور بحرین میں مسلسل انسانی حقوق پامال ہو رہے ہیں، کتنے ہی سالوں سے عام لوگ محاصرے اور قید کا شکار ہیں، غذائی قلت کے باعث سینکڑوں بچے موت کا شکار ہو چکے ہیں، جو لوگ یمن اور بحرین میں بمباری ہونے پر جشن مناتے ہیں، وہی اس وقت میانمار میں انسانی حقوق کی پامالی کا ناقوس بجا رہے ہیں۔ سرزمین حرم پر اسلامی ممالک کے سربراہوں کو جمع کرکے ٹرمپ سے خطبہ دلوایا گیا، اس کو کسی نے اسلام اور مسلمانوں کی دشمنی نہیں کہا، آج امریکہ کی ہی ایما پر سرمایہ دارانہ نظام کے ایجنڈے پر عمل کرتے ہوئے برما کے مسلمانوں کا قتل عام کیا جا رہا ہے۔ یہ کیسا تضاد ہے کہ ٹرمپ کی ریاض میں آمد پر رقص کرنے والے آج برما کی حکومت کو کافر کہہ رہے ہیں۔ یقین جانیئے اگر ٹرمپ کی ریاض آمد کے موقع پر رقص کرنے کے بجائے احتجاج کیا جاتا اور ٹرمپ کی چاپلوسی کے بجائے دنیا بھر کے مسلمانوں کے حقوق کے لئے آواز اٹھائی جاتی تو آج برما کی حکومت کو قطعاً ایسا کرنے کی جرات نہ ہوتی۔

مجھے چھوڑیے، میری باتوں کو بھی رہنے دیجئے، آپ اپنی ہی بات کیجئے، صرف یہ بتایئے کہ اگر کوئی خود متعصب ہو، قاتل ہو، ظالم ہو، درندہ ہو، وحشی ہو، جھوٹا ہو، مکار ہو، قانون شکن ہو، فرقہ پرست ہو اور دوسروں کو انسانیت اور شرافت کے درس دے تو اس کا کیا نتیجہ نکلے گا۔۔۔!!!؟؟ برما کے مسلمان اس لئے مظلوم نہیں ہیں کہ ان پر ایک کافر حکومت مسلط ہے، بلکہ وہ اس لئے مظلوم ہیں کہ ان کی مدد کے نعرے لگانے والے اکثر لوگ خود قاتل، ظالم، متعصب، فرقہ پرست اور کفار کے ہم نوالہ و ہم پیالہ ہیں۔ یقین جانیئے جب تک ہم اپنی صفوں سے تعصب، شدت پسندی، قانون شکنی اور فرقہ واریت کو ختم نہیں کرتے، اس وقت تک ہم میانمار کے مسلمانوں کی حقیقی معنوں میں مدد نہیں کر سکتے۔

وہ شخص کہ جس نے چھپ کر اسرائیل کا دورہ کیا تھا وہ محمد بن سلمان تھا

لندن/ القدس العربی نے ریاض کے حکام کے ان دعووں کو کہ ان کے بین الاقوامی ارتباطات بالکل شفاف ہیں غلط ثابت کر دیا ہے۔ لندن میں چھپنے والے القدس العربی کے انٹرنیٹ کے شعبے نے اپنے آج کے فرنٹ پیج کے مقالے میں لکھا ہے کہ سعودی عرب کی وزارت خارجہ کے ایک عہدیدار نے اس ملک کے کسی حکمران کے مخفیانہ طور پر اسرائیل کے دورے کے اقدام کی خبر کو رد کیا ہے اور زور دے کر کہا ہے کہ یہ خبر ایک دم جھوٹ ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ یہ خبر چھ ہفتے پہلے ستمبر کو منتشر ہوئی تھی اور سعودی عرب نے اس خبر کو چھ ہفتے گذرنے کے بعد جھٹلایا ہے۔ یہ خبر اسرائیل کے سرکاری ریڈیو پر منتشر ہوئی تھی اور اس ریڈیو کے خبر نگار شمعون اران نے اس کو عربی زبان میں بیان کیا اور تاکید کی کہ سعودی عرب کے شاہی دربار کے ایک شہزادے نے گذشتہ ہفتے اسرائیل کا دورہ کیا اور علاقے میں صلح کے آئیڈیے کو فعال بنانے کے بارے میں اسرائیل کے اعلی حکام کے ساتھ گفتگو کی۔ کچھ ہی دیر بعد آریل کھانا نام کے ایک اسرائیلی روزنامہ نگار کے ٹویٹ نے کہ جو مجلہ ماکور ریشون سے ہے اس شہزادے کا بھانڈا پھوڑ دیا اور تاکید کی کہ جس شہزادے نے اسرائیل کا دورہ کیا تھا وہ سعودی عرب کا ولی عہد محمد بن سلمان تھا۔ کھانا کے ٹویٹ کے ۴۵ منٹ بعد کہ جو دس ستمبر ساڑھے پانچ بجے منتشر ہوا تھا ایک اور اسرائیلی روزنامہ نگار تارتو بولوگی کا ٹویٹ ٹویٹر پر ظاہر ہوا اور اس کے بعد ایک ٹویٹر والے نے کہ جس کے بارے میں مطبوعاتی ذرائع کا کہنا ہے کہ وہ امارات کی سکیورٹی سے تھا لکھا: جناب شہزادہ محمد بن سلمان اور جنرل انور عشقی اور ان کے ساتھ ایک مکمل جماعت نے مخفیانہ طور پر اسرائیل کا دورہ کیا۔ فرانس نیوز ایجنسی نے گذشتہ جمعے کے دن ایک اسرائیلی عہدیدار کے حوالے سے کہ جس کا نام اس نے نہیں بتایا اعلان کیا کہ وہ سعودی حکمران کہ جس نے گذشتہ ستمبر میں اسرائیل کا دورہ کیا تھا وہ محمد بن سلمان تھا۔ علاقے کے بہت سارے مبصرین اور سیاستمداروں نے اس سے پہلے کہ ریاض اس خبر کی تکذیب کرے انہوں نے بعید سمجھا تھا کہ اسرائیل کا مسافر محمد بن سلمان ہو گا۔ لیکن اس پوری مدت میں اس خبر سے ریاض کی بے اعتنائی نے ان کو سوچنے پر مجبور کر دیا۔ یہ وہ ردعمل ہے کہ جس نے ایک بار پھر سعودی عرب اور اسرائیل کے تال میل کے بارے میں شک و تردید کو نمایاں کر دیا ہے۔ یہ واقعات سعودی عرب کے اس دعوے کو توڑتے ہیں کہ وہ ہمیشہ اپنے روابط اور اپنی نقل و حرکت میں شفاف رہا ہے اور اس سلسلے میں اس کے پاس چھپانے کے لیے کچھ نہیں ہے۔

مسلمانوں کی نسل کشی---

برمی حکومت کو اسرائیل کی اسلحہ کی سپلائی جاری

یروشلم/ مانیٹرنگ ڈیسک/ اسرائیلی ذرائع ابلاغ نیا انکشاف کیا ہے کہ صیہونی ریاست میانمار کی حکومت کو روہنگیا مسلمانوں کے قتل عام کے لیے جدید ترین اسلحہ اور گولہ بارود مہیا کر رہی ہے۔ اسرائیلی اخبار 'ہارٹز' کی رپورٹ کے مطابق میانمار کی فوج کے ہاتھوں نہتے مسلمانوں کے بے رحمانہ قتل عام اور ان کی نسل کشی کے واضح شواہد ملنے کے باوجود اسرائیل برما کو جدید ترین اسلحہ اور گولہ بارود فراہم کرنے کے ساتھ برما کے ساتھ دفاعی اور فوجی معاہدے کر رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق حال ہی میں برما کی بحریہ نے فیس بک' پر پوسٹ ایک بیان میں اسرائیلی بحریہ کے جہاز 'سپر ڈوراز' کے برما کے ساحل پر پہنچنے پر خوشی اور فخر کا اظہار کیا ہے۔ برما کی بحریہ نے فیس بک پر اسرائیلی بحریہ کے جہاز کے ساتھ اسرائیل سے خرید کردہ فوجی کشتیوں کی تصاویر بھی پوسٹ کی ہیں۔ یہ کشتیاں ڈیڑھ سال قبل برما نے اسرائیل سے خریدی تھی۔ انسانی حقوق کے کارکنوں کا کہنا ہے کہ صیہونی ریاست کو یہ معلوم ہے کہ برما میں اس کا دیا گیا اسلحہ اور گولہ بارود نہتے مسلمانوں کی نسل کشی کے لیے استعمال ہو رہا ہے مگر ان تمام شواہد کے باوجود صیہونی ریاست آنکھیں بند کر کے صیہونی ریاست کو اسلحہ اور گولہ بارود فراہم کر رہی ہے۔ یہ پہلا موقع نہیں جب صیہونی ریاست برما کو روہنگیا مسلمانوں کی نسل کشی کے لیے اسلحہ فراہم کر رہی ہے۔ حال ہی میں مرکز اطلاعات فلسطین نے برما اور صیہونی ریاست کے درمیان دفاعی تعاون کے حوالے سے ایک تفصیلی رپورٹ بھی شائع کی تھی جس میں بتایا گیا کہ صیہونی ریاست کس طرح برما کے مسلمانوں کے قتل عام کے لیے وہاں کی فوج کی مدد کر رہی ہے۔ عبرانی اخبارات اور نیوز ویب سائٹس کے مطابق انسانی حقوق کی سنگین پامالیوں کے الزامات کا سامنا کرنے والے میانمار "برما" کی حکومت کو اسرائیل نے مسلسل ہتھیاروں اور گولہ بارود کی سپلائی جاری رکھی۔ عالمی سطح پر بین الاقوامی اداروں کی تنقید کے باوجود صیہونی فوج اور میانمار کے محکمہ دفاع کے درمیان دفاعی معاہدوں پر عمل درآمد جاری رہا ہے۔ عبرانی اخبار کے رپورٹر جون براؤن 'کی مرتکب کردہ تشدد کے باوجود اسرائیل کا میانمار کو اسلحہ کی فراہمی کا سلسلہ جاری' کے عنوان سے رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پوری دنیا میں برما کی حکومت پر وہاں کی مسلمان اقلیت کے ساتھ غیر انسانی سلوک اور جنگی جرائم کے الزامات کے باوجود اسرائیل نے میانمار کی حکومت کو اسلحہ کی فراہمی جاری رکھی ہے۔ اخباری رپورٹ کے مطابق میانمار کی فوج کے جنرل مین اونگ ھیلنگ نے ستمبر 2015ء میں اسرائیل کا دورہ کیا اور صیہونی محکمہ دفاع کے ساتھ متعدد معاہدے کیے جن میں مہلک ہتھیاروں کی خریداری بھی شامل تھی۔ خیال رہے کہ 25 اگست کے بعد میانمار کی حکومت نے روہنگیا نسل کے مسلمانوں کے خلاف وحشیانہ کریک ڈاؤن کا سلسلہ شروع کیا ہے جس میں اب تک سیکڑوں بے گناہ مسلمان شہید اور لاکھوں کی تعداد میں بے گھر ہو گئے ہیں۔ انسانی حقوق کی سنگین پامالیوں کے باعث امریکا اور اقوام متحدہ نے برما کی حکومت کو اسلحہ کی فراہمی پر پابندیاں عاید کر رکھی ہیں مگر اس کے باوجود اسرائیل وہاں کی سفاک حکومت کو دھڑا دھڑ اسلحہ فراہم کر رہا ہے۔ یہ اسلحہ وہاں کے مظلوم مسلمانوں کے خلاف بیدریغ استعمال کیا جا رہا ہے۔ میانمار میں نہتے روہنگیا مسلمانوں کے وحشیانہ قتل عام میں، نسل کشی اور ان کی املاک و مکانات کو تباہ کرنے کے لیے استعمال ہونے والے ہتھیار اور گولہ بارود کا بڑا ذخیرہ صیہونی ریاست کی طرف سے فراہم کیا گیا تھا۔ میانمار حکومت کی ریاستی دہشت گردی کا یہ سلسلہ آج بھی نہ صرف جاری ہے بلکہ برمی فوج نے معصوم مسلمانوں کے خلاف بربریت کی انتہا کر دی ہے۔ برما میں مسلمانوں کے قتل عام کے حوالے سے جتنے اعداد و شمار سامنے آ رہے ہیں وہ وہاں پر ہونے والی اصل تباہ کاریوں اور ریاستی دہشت گردی کی اصل تصویر نہیں۔ جب سے میانمار میں مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کرنے کا سلسلہ شروع ہوا تب سے صیہونی ریاست کی جانب سے برما کو اسلحہ اور گولہ و بارود کی فراہمی بھی غیر معمولی حد تک بڑھ گئی ہے۔

لہو میں ڈوبی افغان مساجد

افغانستان میں دو مساجد پر خودکش حملوں میں 111 نمازی شہید اور 150 کے قریب زخمی ہو گئے۔ پہلا حملہ جمعہ کی شب کابل کی مسجد امام زمانہ (عج) میں ہوا جہاں شب جمعہ کے اعمال کے لئے شیعہ مسلمانوں کی بڑی تعداد موجود تھی حملہ آور نے مسجد کے مرکزی ہال میں داخل ہو کر پہلے فائرنگ کی اور بعد از اں خود کو اڑا لیا۔ اس حملہ میں خواتین اور بچوں سمیت 70 افراد شہید ہوئے اور 70 سے زائد زخمی ہوئے۔ دوسرا حملہ افغان صوبہ غور کے ضلع دولینہ کی مسجد پر ہوا جہاں ایک خودکش بمبار نے خود کو مسجد کے مرکزی دروازے پر اڑا لیا اس میں 35 نمازی شہید اور درجنوں زخمی ہوئے۔ کابل حملے کی ذمہ داری داعش نے قبول کر لی جبکہ غور کے ضلع دولینہ کی مسجد پر حملہ کی ذمہ داری کسی نے قبول نہیں کی ایک دن قبل قندھار کی فوجی چھاؤنی پر ہونے والے حملے میں جسکی ذمہ داری طالبان نے قبول کی تھی شہید ہونے والے سکیورٹی اہلکاروں کی تعداد 80 سے تجاوز کر گئی ہے جمعہ کو افغان صوبہ پکتیا میں امریکی ڈرون حملے میں افغان طالبان کے 12 سے زیادہ عسکریت پسند جاں بحق ہوئے۔

لہو میں ڈوبے افغانستان میں جہاں ایک طرف طالبان افغان حکومت اور اس کے مقامی و غیر مقامی حامیوں (ان میں سکیورٹی فورسز اور عام شہری دونوں شامل ہیں) کو نشانہ بنا رہے ہیں وہیں داعش کے جنگجو شیعہ مسلمانوں کی نسل کشی میں مصروف ہیں۔ رواں سال کے 10 مہینوں کے دوران داعش کا شیعہ مسلمانوں پر یہ ساتواں اور کابل کی مسجد امام زمانہ (عج) پر دوسرا حملہ ہے۔ عسکریت پسندی اور بیرونی افواج کے ہاتھوں بہتے افغانوں کے لہو پر خطے کا ہر منصف مزاج اور دردمند شہری افسردہ ہے۔

المیہ یہ ہے کہ داعش اور طالبان دونوں اسلامی انقلاب کی بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے ہیں مگر دونوں ہی اپنے مخالفین کی خواتین اور بچوں کو بھی نشانہ بنا رہے ہیں ستم یہ ہے کہ امریکہ جس طرح آج افغانستان میں داعش کو منظم کر رہا ہے کبھی اس نے ان جنگجوؤں کو منظم کیا تھا جو امریکہ سوویت یونین کے میدان جنگ کے لئے میدان بنے افغانستان میں مجاہدین کے نام پر استعمال ہوئے۔ جنیوا معاہدے کے بعد امریکی تو افغانستان سے نکل گئے مگر اس کے تخلیق کردہ مجاہدین نے افغانستان کو جہنم بنا دیا۔ بیسویں صدی کی آخری دو دہائیوں کی خانہ جنگی نے لگ بھگ 15 لاکھ افغانوں کو نگل گئی۔

1990ء کی دہائی میں افغان معدنیات پر قبضہ کے لئے امریکہ نے اپنے پٹھوؤں کی معرفت طالبان تخلیق کئے تو اس نئے لشکر نے دوسرے عقائد کے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ ہندوؤں اور سکھوں کو بھی اپنی بربریت کا نشانہ بنایا انسانیت کشی کے اس عمل پر امریکہ اور اس کے علاقائی و عالمی حواری چپ سادھے رہے کیوں کہ معاملہ سات ٹریلین ڈالر کی معدنیات کا تھا۔

9/11 کے بعد امریکہ اور اتحادیوں کا پالا ہوا طالبانی لشکر انسانیت اور امن کا دشمن نمبر ون قرار پایا امریکی اتحادیوں کے لشکر کے سمیت ایک بر پھر افغانستان میں وارد ہوئے اور نئے انداز کی جنگ شروع ہو گئی جو ابھی جاری ہے اور اس جنگ میں امریکیوں نے اپنا پالا بھیڑیا داعش اتار دیا ہے۔

حیران کن بات یہ ہے کہ ایک طرف امریکی طالبان کے ساتھ کیم نومبر کو دوحہ میں مذاکرات کے نئے مرحلہ کا ڈھونگ رچانے جا رہے ہیں تو دوسری طرف افغانستان میں اس کے منظم کردہ داعش شیعہ مسلمانوں کی نسل کشی میں مصروف ہے اور طالبان بھی امریکیوں کے خلاف جہاد کے نام پر اپنے ہی ہم وطنوں کو بھینٹ چڑھا رہے ہیں۔

لاریب افغانستان میں پچھلے 39 سالوں کے دوران مرنے والے لاکھوں افغان مرد و زن کا خون امریکہ اور اس کے ٹوڈیوں کی گردن پر ہے۔ طالبان کے حالیہ حملے اگر امریکی ڈرون حملوں کا ردعمل ہیں تو داعش کی درندگی کو کیا نام کیا جائے؟۔ طالبان کو سمجھنا ہوگا کہ امریکی اپنے قبضے کو طول دینے کے ہتھکنڈے آزما رہے ہیں امریکہ و اتحادی اور داعش سب ملکر افغانوں کا ہی خون بہا رہے ہیں ایسے میں طالبان کو اپنی حکمت عملی پر از سر نو غور کرنا چاہئے اور افغان وطنی محبت میں صورتحال کا تجزیہ کرنا چاہئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ امریکی اپنے نئے منصوبے یعنی داعش کو افغانستان کا چہرہ بنانے میں کامیاب ہو جائیں اور پھر سب بیٹھے آنسو بہاتے رہیں۔ جمعہ کی شب اور جمعہ کے روز افغان مساجد پر دہشت گردی کی وارداتوں کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے ہم دکھ کی اس گھڑی میں اپنے افغان بھائیوں کے ساتھ ہیں۔ بشکریہ (یو این این)

☆☆☆☆☆☆☆☆

المیہ یہ ہے کہ داعش اور طالبان دونوں اسلامی انقلاب کی بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے ہیں مگر دونوں ہی اپنے مخالفین کی خواتین اور بچوں کو بھی نشانہ بنا رہے ہیں ستم یہ ہے کہ امریکہ جس طرح آج افغانستان میں داعش کو منظم کر رہا ہے کبھی اس نے ان جنگجوؤں کو منظم کیا تھا جو امریکہ سوویت یونین کے میدان جنگ کے لئے میدان بنے افغانستان میں مجاہدین کے نام پر استعمال ہوئے۔ جنیوا معاہدے کے بعد امریکی تو افغانستان سے نکل گئے مگر اس کے تخلیق کردہ مجاہدین نے افغانستان کو جہنم بنا دیا۔ بیسویں صدی کی آخری دو دہائیوں کی خانہ جنگی نے لگ بھگ 15 لاکھ افغانوں کو نگل گئی۔

کشمیر پر اچانک مذاکرات کی پیشکش کیوں؟

ریاض مسرور

نئی دہلی (بھارت کی حکومت نے تین برس کے وقفے کے بعد انڈیا کے زیر انتظام کشمیر میں اچانک مذاکرات کا عمل شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ انڈین وزیر داخلہ راج ناتھ سنگھ نے ایک نیوز کانفرنس میں بتایا کہ حکومت نے مذاکرات کے لیے انٹیلی جنس بیورو کے سابق سربراہ دنیشور شرما کو اپنا نمائندہ مقرر کیا ہے جو "جموں و کشمیر کے لوگوں کی جائز تمناؤں کو سمجھنے کے لیے لوگوں سے بات چیت اور گہرے مذاکرات کا آغاز کریں گے۔" راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ بی جے پی کی حکومت مسئلہ کشمیر کے تئیں سنجیدہ اور اسے حل کرنے کی پابند ہے حکومتی نمائندے کشمیر کے سبھی متعلقہ لوگوں سے بات کریں گے۔ نامہ نگار شکیل اختر کے مطابق تین برس قبل بی جے پی کی حکومت بننے کے بعد مرکز نے علیحدگی پسندوں سے مذاکرات کرنے سے انکار کر دیا تھا اور اس کے بعد مظاہروں اور احتجاج کے درمیان سینکڑوں کشمیری نوجوان مارے جا چکے ہیں لیکن حکومت اپنی سخت پالیسی پر عمل پیرا رہی۔ اب حکومت کی جانب سے مذاکرات کے اعلان پر حکومت اور حزب مخالف کی جانب سے ملا جلا ردعمل سامنے آیا ہے۔ ریاست کی وزیر اعلی محبوبہ مفتی نے مرکزی حکومت کے اس قدم کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ مذاکرات ہی کشمیر کے مسئلے کے حل کا واحد راستہ ہے۔ انہوں نے کہا "کشمیر کے لوگ جن حالات میں ہیں ان میں بات چیت کا آغاز بہت ضروری ہے۔ بات چیت سے ہی لوگوں کی مشکلات دور ہوں گی۔" تاہم سابق وزیر اعلی عمر عبداللہ نے طنز کرتے ہوئے ایک ٹویٹ میں کہا کہ "کشمیر کے مسئلے کو ایک سیاسی مسئلہ تسلیم کر لینا ان سبھی کی شکست فاش کا غماز ہے جو صرف طاقت کے استعمال کو اس مسئلے کا حل سمجھتے ہیں۔ عمر عبداللہ کے والد اور ریاست کے سابق وزیر اعلی فاروق عبداللہ کا کہنا تھا کہ کشمیر کے معاملے پر دہلی کی حکومت ماضی میں جو کمیٹیاں بناتی رہی ہے ان کا کیا ہوا؟ نامہ نگار ماجد جہانگیر کے مطابق ان کا کہنا تھا کہ "میں سمجھتا ہوں کہ بات چیت ایک اچھی چیز ہے لیکن میں مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اب تک جو کمیٹیاں بنائی جاتی رہی ہیں، ان کی جانب سے جو رپورٹس دی جاتی رہی ہیں انھیں پارلیمان میں پیش کیا جائے۔ فاروق عبداللہ کا یہ بھی کہنا تھا کہ "پاکستان سے بھی بات کی جانی چاہیے۔ ہمارا سارا مغربی حصہ پاکستان کے پاس ہے۔ پاکستان سے بات چیت بہت اہم ہے۔" کانگریس کا کہنا ہے کہ بات چیت شروع کرنا ایک اچھی بات ہے، لیکن کس سے بات کرنی چاہیے، حکومت کو یہ بھی بتانا چاہیے۔ سٹیٹ کانگریس کمیٹی کے صدر غلام احمد میر کہتے ہیں، تین سال سے بی جے پی کہہ رہی ہے کہ ہم ان سے بات کریں گے مگر ان میں سے بہت سوں سے نہیں۔ انھوں نے کہا کہ "ڈاکٹر منموہن سنگھ نے ایک گول میز کانفرنس بھی کی اور اس میں تمام متعلقہ جماعتوں سے گفتگو کی، لیکن آپ کے سامنے ہے کہ اس کے بعد کیا ہوا۔ اب اگر وہ آج بات کرنا چاہتے ہیں تو وہ کون کرے گا؟ انہیں لوگوں کے نام لینے چاہئیں۔"

تجزیہ کار کیا کہتے ہیں؟

کشمیر کے سیاسی تجزیہ کار، انڈین حکومت کی طرف سے مذاکرات کے اس اعلان پر کہتے ہیں کہ یہ انڈین حکومت کی طرف سے اس سخت موقف میں بدلاؤ کی نشانی ہے جسے حکومت نے گذشتہ تین سالوں میں کشمیر میں اپنایا ہے۔ کشمیر کے سینئر صحافی اور تجزیہ کار شوکت بخاری کہتے ہیں "یہ ایک اچھی پہل ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ مذاکرات کار کا مینڈیٹ کیا ہے اور وہ کس حد تک جا سکتے ہیں؟ یہ جاننا بھی اہم ہے۔ انھوں نے کہا کہ جب بھی کشمیر پر کچھ بھی ہو تو وہ مشروط ہوتا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ اگر انڈین حکومت کشمیر کے معاملے پر اس وقت خواہش کا اظہار کر رہی ہے تو اسے بغیر کسی شرط کے بات کرنی چاہیے۔ کسی بھی جانب سے کوئی شرط نہیں رکھی جانی چاہیے۔ تجزیہ کار یہ بھی کہتے ہیں کہ جب تک پاکستان کے ساتھ بات چیت شروع نہیں ہوتی، کوئی بڑی امید نہیں کی جا سکتی۔"

مذاکرات کی پیشکش پر کشمیر میں سردمہری

کشمیر کی وزیر اعلی محبوبہ مفتی نے حکومت ہند کی ثالث مقرر کرنے کے قدم کو سراہا ہے۔ انڈیا کی حکومت نے اپنے کشمیر میں بھی مخالفین کے ساتھ "مذاکرات" کرنے کے لیے ملک کے خفیہ ادارے آئی بی کے سابق سربراہ دنیشور پرساد کو ثالث مقرر کیا ہے۔ اس ڈرامائی اعلان کو 15 اگست کے روز انڈیا کی یوم آزادی کے موقعے پر وزیر اعظم نریندر مودی کے اس اعلان کے پس منظر میں دیکھا جا رہا ہے جس میں مودی نے کشمیریوں کو گلے لگانے کی بات کہی تھی۔ گذشتہ تین برس کے دوران مودی حکومت نے علیحدگی پسندوں کے مذاکرات یا منتخب کشمیری سیاست دانوں کو مراعات دینے کو کانگریس کی خوشامدی پالیسی قرار دیا تھا اور سیاسی و عسکری ادارے اس پالیسی پر عمل پیرا تھے کہ "کشمیر میں بغاوت کو کچلنے" اور پاکستان کی مداخلت کو ختم کرنے سے مسئلہ کشمیر اپنے آپ حل ہو جائے گا اور کشمیر دیگر ریاستوں کی طرح انڈین وفاق کا ایک غیر متنازع حصہ بن جائے گا۔ تاہم افغانستان میں قیام امن سے متعلق امریکہ کی نئی پالیسی کے پیش نظر اب انڈین حکومت پاکستان اور کشمیریوں کو محدود رعایت دینے پر آمادہ نظر آ رہی ہے۔ حالانکہ اپوزیشن نیشنل کانفرنس اور وزیر اعلی محبوبہ مفتی نے حکومت ہند کی مذاکراتی پیشکش کو خوش آئند قرار دیا ہے، لیکن مسلسل فوجی آپریشن، خوف و دہشت، گرفتاریوں، پابندیوں اور علیحدگی پسندوں کا سیاسی دائرہ تنگ کرنے جیسے اقدامات حکومت ہند کی اس پیش کش کو پھیکا پھیکا سا بنا رہے ہیں۔ کشمیر میں ایک سال سے زیادہ عرصے سے تشدد کی نئی لہر جاری ہے۔ انسانی حقوق کے اداروں کے مطابق فی الوقت 17 سے 80 سال کی عمر کے متعدد کشمیری محض اس الزام کے تحت جیلوں میں پڑے ہیں کہ انھوں نے ہند مخالف مظاہروں میں حصہ لیا تھا۔ علیحدگی پسند رہنماؤں شبیر احمد شاہ، نعیم احمد خان اور دوسرے کئی علیحدگی پسند رہنماؤں پر پاکستان سے حوالہ ذرائع سے رقوم لینے کا الزام ہے اور وہ انڈیا کے قومی تفتیشی ادارہ این آئی اے کی تحویل میں ہیں۔ سید علی گیلانی سات برس سے گھر میں نظربند ہیں جبکہ یاسین ملک کو اکثر جیل میں قید کیا جاتا ہے۔ میرواعظ عمر فاروق کو سرینگر کی تاریخی جامع مسجد میں جمعے کے اجتماع سے خطاب کی اجازت نہیں دی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ فیس بک اور وٹس ایپ پر مخالف نظریات کی تشہیر کرنے والوں کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔ پولیس کے مطابق گذشتہ برس جولائی میں مقبول مسلح رہنما برہان وانی کی ہلاکت کے بعد 88 نوجوانوں نے مسلح تشدد کا راستہ اختیار کر لیا جبکہ رواں سال کے دوران اب تک 94 لڑکوں نے بندوق تھامی ہے۔ اس سے قبل کانگریس کی قیادت والی حکومت نے کشمیر کے لیے تین رکنی ٹیم بنائی تھی جس میں دلیپ پڈگاؤنکر، ایم ایم کمار اور رادھا کمار شامل ہیں۔ اس سال کے پہلے دس ماہ کے دوران پولیس، فورسز اور فوج کے مشترکہ آپریشن آل آؤٹ کے دوران 169 مسلح شدت پسند مارے گئے، جن میں ایک درجن اعلی کمانڈر شامل ہیں۔ گذشتہ سات برس میں یہ پہلا موقع ہے کہ صرف اپریل سے اکتوبر تک 12 اعلی کمانڈروں کو ہلاک کر دیا گیا۔ اس آپریشن کی نگرانی حکومت ہند کے خفیہ ادارے براہ راست کر رہے ہیں۔ واضح رہے گذشتہ برس برہان وانی کی ہلاکت سے بھڑکنے والی ہند مخالف احتجاجی لہر کو دبانے کے لیے فوج اور پولیس نے وسیع پیمانے پر آپریشن شروع کیا جس کے دوران شکاری بندوق سے آہنی چھروں کا بے تحاشا استعمال کیا گیا۔ چھروں سے سینکڑوں نوجوانوں کی بینائی متاثر ہوئی ہے جبکہ درجنوں عمر بھر کے لیے نابینا ہو گئے۔ ایسے میں انصاف کی تمام عرضیاں ردی کی ٹوکری میں ہیں جبکہ حکومت نے چھروں کے متاثرین کے لیے مالی امداد کا اعلان کیا کہ محبوبہ مفتی کی اتحادی جماعت بی جے پی نے اس پر اعتراض کیا اور یہ امداد روک دی گئی۔ اس پس منظر میں مذکرات کی پیشکش پر کشمیریوں کی سردمہری کے تین اسباب ہیں۔ حریت رہنما میر واعظ عمر فاروق، سید علی گیلانی اور یاسین ملک کو یہاں دیکھا جا سکتا ہے۔ 1 زمینی حالات: ایک پہلو تو یہاں کے زمینی حالات ہیں۔ 2 ثالث کی تعیناتی: دوسرا پہلو یہ کہ نئی دلی کی طرف سے مذاکرات کی پیشکش کی 21 سالہ تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ انٹیلی جنس کے کسی ریٹائرڈ افسر کو ثالث مقرر کیا گیا ہے۔ صحافی شجاعت فاروق کہتے ہیں: 'یشونت سنہا بی جے پی کے ہی آدمی تھے، انھوں نے یہاں غیر رسمی بات چیت بھی کی، لیکن بجائے اس کے کہ یشونت سنہا یا کسی تھنک ٹینک کو ثالث بنایا جاتا ایک انٹیلی جنس افسر کو مذاکرات کا پروجیکٹ سونپا گیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت ہند مذاکرات کے نام پر کچھ اور کرنا چاہتی ہے۔ 3 پیشکش کا لہجہ: حکومت کہتی ہے کہ سبھی سٹیک ہولڈرز یعنی تمام متعلقین کے ساتھ بات ہو گی۔ یہ پیشکش ایک نئی بحث کو جنم دے گی کہ مذاکرات کا اصلی سٹیک ہولڈر کون ہے۔ ہند نواز سیاسی قوتیں پہلے ہی انڈیا کے اقتدار کو تسلیم کر چکی ہیں۔ نیشنل کانفرنس ہو یا حکمران پی ڈی پی، وہ بھی معمولی آئینی رعایتوں کے علاوہ نئی دلی سے کچھ نہیں چاہتیں۔

اس کے علاوہ تجارتی انجمنیں، این جی اوز اور سول سوسائٹی ہیں، جو انسدادی کارروائیوں کے دوران بے گناہ اور معصوم شہریوں پر ڈھائے گئے مظالم کے لیے فوج اور سکیورٹی فورسز کی جوابدہی کا مطالبہ کرتے ہیں۔

کشمیر میں ہند مخالف لہر برہان وانی کی ہلاکت کے بعد سے جاری ہے

ایسے میں لے دے کے صرف علیحدگی پسند ہیں جو کہتے ہیں کہ اگر حکومت اقوام متحدہ کی طرف سے تسلیم شدہ حق خودارادیت میں کوئی دقت ہے تو انڈیا کشمیر کو متنازع تسلیم کر کے پاکستان اور کشمیری قیادت کے ساتھ ایک ساتھ سہ فریقی مذاکرات کے دوران متبادل حل تلاش کرے۔

مبصرین کہتے ہیں کہ حکومت ہند نے علیحدگی پسند سرگرمیوں، مسلح تشدد پر ایک طویل آپریشن کے ذریعے قابو پانے کے بعد ایک بالادست فریق کی حیثیت سے اپنی شرائط پر مذاکرات کا آغاز کیا ہے جو دنیا کو یہ بتانے کے لیے کافی ہے کہ حکومت ہند صرف فوجی نہیں بلکہ سیاسی حل کے لیے کوشاں ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ کیا پاکستان کے ساتھ تعلقات درست کیے بغیر کشمیر میں مذاکرات کی نئی پیشکش کوئی نتیجہ برآمد کرے گی؟

جنوبی ایشیا کے موجودہ نقشے کا ذمہ دار کون؟

عاشق احمد اقبال

کشمیر میں جب جنگ چھڑی رائل انڈین ایئر فورس اس کے لیے بالکل تیار نہیں تھی۔ جب 22 اکتوبر 1947 کو حکومت پاکستان کے حمایت یافتہ قبائلی کشمیر میں داخل ہونا شروع ہوئے، اس وقت رائل انڈین ایئر فورس، بٹوارے کے بعد، برطانوی راج سے ملنے والی مسلح افواج کی پاکستان اور انڈیا کے درمیان تقسیم کے مشکل مرحلے سے گزر رہی تھی۔ پاکستانی منصوبہ سازوں کا خیال تھا کہ خیال سے گزرتی ہوئی پنجاب اور کشمیر کو ملانے والی واحد سڑک سردیوں کی وجہ سے قابل استعمال نہیں ہو گی اور انڈیا کی طرف سے مداخلت کا امکان نہیں ہو گا۔ اس کے علاوہ انڈیا کی حکومت کو اس بات کا بھی خیال کرنا پڑے گا کہ کشمیر کے مہاراجہ ہری سنگھ اس وقت تک کسی بھی ایک ملک کا حصہ بننے سے انکار کر رہے تھے۔ پاکستانی حکام نے انڈیا کی طرف سے فضائی حملے کے امکان پر بھی غور نہیں کیا تھا۔ کشمیر میں قبائلی حملے پر انڈیا کا ردعمل فوری تھا۔ ریاستوں کی وزارت کے سیکریٹری وی پی مینن کشمیر کے انڈیا کے ساتھ الحاق پر بات چیت کے لیے 25 اکتوبر کو کشمیر پہنچے۔ اسی دن انڈین فوجیوں کو کشمیر پہنچانے کے لیے ایئر چیف مارشل تھامس ایلمرسٹ کی قیادت میں 'آرمی ایئر لفٹ' بنائی گئی۔ فضائیہ نے جبل پور سے اسلحہ دلی پہنچانا شروع کیا۔ ملک کے وزیر داخلہ ولبھ بھائی پٹیل نے آل انڈیا ریڈیو پر ایک ہنگامی براڈکاسٹ میں سویلین طیاروں کو بھی اس کارروائی میں حصہ لینے کا حکم دیا اور 25 سویلین طیارے اس کام میں لگ گئے۔ ان تمام ہنگامی اقدامات کے باوجود گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور انڈین ملٹری کے برطانوی چیف آف سٹاف زیادہ پرامید نہیں تھے۔ ان کا خیال تھا کہ فوجیوں اور سامان سے لدے ہوئے طیاروں کو 9300 فٹ بلند پہاڑوں کے اوپر سے ہوتے ہوئے ایک پٹی پر لینڈ کرنا ہو گا جو چھوٹے جہازوں کے لیے تیار کی گئی تھی۔ فرسٹ سکھ بٹالین 27 اکتوبر کو کشمیر میں اتری۔ اس کے کمانڈر لیفٹیننٹ کرنل رنجیت رائے کو حکم ملا کہ وہ پہلے چکر لگا کر تسلی کریں کہ سرینگر میں لینڈنگ کی جگہ قبائلیوں کے قبضے میں تو نہیں۔ اگلے تین ہفتوں میں انڈین طیاروں کی 750 پروازوں میں 13 لاکھ پاؤنڈ کا سازوسامان سرینگر پہنچایا گیا۔ سامان لے جانے والے طیاروں کے ساتھ ساتھ لڑاکا طیاروں نے بھی اس کارروائی میں اہم کردار ادا کیا۔ سرینگر کی ایئر فیلڈ فضائیہ کے 'ٹمپسٹ' لڑاکا طیاروں کے لیے چھوٹی تھی۔ ان کی جگہ پرانے 'سپٹ فائر' طیاروں پر بندوقیں نصب کی گئیں اور ان سے انڈین بری فوج کی مدد کا کام لیا گیا۔ دریں اثنا انبالہ سے لڑاکا طیارے لمبی پرواز کر کے قبائلیوں کو نشانہ بناتے رہے۔ فضائیہ کی مدد سے انڈین فوج تین نومبر کو بڈگام کے قریب شدید لڑائی کے باوجود سرینگر کی فضائی پٹی پر قبضہ برقرار رکھنے میں کامیاب رہی۔ چھ نومبر تک 3500 فوجی کشمیر میں اتر چکے تھے۔ اس کے ساتھ بکتر بند گاڑیوں کا ایک کالم بھی پٹھان کوٹ سے آ کر شامل ہو گیا تھا۔ انڈین فوج کو سات نومبر کو فضائیہ کی مدد سے تین طرف سے قبائلیوں پر حملہ کرنے کا حکم ملا۔ قبائلی ایک جگہ جمع ہونے کی وجہ سے آسان نشانہ تھے اور لڑائی صرف 20 منٹ جاری رہی۔ اگلے 12 ماہ کے دوران رائل انڈین ایئر فورس نے کشمیر کی لڑائی میں اہم کردار ادا کیا۔ اس نے محاصرے کے شکار پونچھ اور لیہ کو ضروری رسد کی فراہمی میں مدد کی اور اس بات کو یقینی بنایا کہ وہ انڈیا کے کنٹرول میں ہی رہیں۔ کشمیر کی پہلی لڑائی کے 70 سال کے بعد یہ کہا جا سکتا ہے کہ جنوبی ایشیا کے موجودہ نقشے کی ذمہ دار رائل انڈین ایئر فورس ہی ہے۔ (بشکریہ بی بی سی)

How to distinguish the Yazeedi character of all eras.

"KUS YAWUN, KOUS PEERI,
KUITH LOUKCHAAR
AKH AKH ROSHAN TARR
SEEREY I ASRAAR "

LATE PROF.SYED RAZA

Owais Akber Mir
Patwaw Budgam

A Handful of draconian have passed, heaps of veracious and stupendous greats have gone by, masses showering clemencies have paused their breaths, reliable and mysterious epochal have filled the blank pages of the history books, but none can oppose the fact that what has happened in the past was supposed to happen that way devoid of any hiatus. Whether the clemency was hegemonic or draconianism under fiefdom showed dominance, the truth is that Allah has witnessed every blink of the past. And for every blink Allah has sent down the divine guidance to teach the man absolute values and eternal principles. Allah has not left mankind alone to wander in the darkness and remain bereft of the real and sumptuous creations. Allah in AL-QURAN (AL-ARAF) (The elevated places)):SEC 4 and in (AL- YUNUS:SEC 5:VER:47) elucidates the guidance through the Apostles for all people. Books of Allah and his platonic Prophets are the forms of guidance sent for guiding the mankind to keep them in hunky-dory. From Prophet Adam (Pbuh) to Holly Messenger Prophet Mohammad Mustafa (Pbuh).All the 1,24,000 Prophets and Holy books of Allah have conveyed the same teachings and messages to the guide and lean the mankind in best form. Going back to Adam's era where we first sighted and sensed the "Haq" and "Batil" within the Adam's family as "Habeel" and "Kabeel". So the 'Battle of Karbala' started then as we all know Karbala is the battle between "Haq" and "Batil". It is "Habeel" who turned out to be HUSSAIN of that time and "Kabeel" as YAZID of that Time. One was the operating system of Islam's technical system and other was virus for that. Traversing via the Islamic history, we see Shaitan never squandered any opportunity to lock horns with the immaculate , esoteric and unambiguous Messengers of Allah. We know Hazrat Yaqoob (Pbuh, (battling as Hussain) battled it out with his sons (Yazids) , who attempted to make Yousuf (as) decamp from the world. We saw Prophet Yousuf (Pbuh) making his oppositions to stay in queasy by proving them Allah is glaring and expunged the stone worshipping to a great extent at brave pace.

ALLAH in QURAN says "And thus did we make for every Apostle an enemy, the devils from among men and jinn"(AL-ANAM:SEC 14:VER-112).So coming to our beloved Prophet Mohammad (Pbuh) called as "Khaatim-ul-Ambiya" and "Sarkaar-i-do Aalam" on whom the most sacred book Allah "AL-QURAN" was sent, was also attempted to halt his teachings with capricious and whimsical tries opposition tried. Prophet divulged Allah's divine nature without being evasive. He was also opposed by Umayyad , who resisted Islam (the Arab civilization :Joseph Hell:P-39) and Abu-Sufyan (Yazid's grandfather) unfurled the flag of revolt against Islam which reflected in the form of 'HIJRA' of Nabi (S) from Mecca to Medina (Mohammad ;the benefactor of humanity by Naeem Siqiqqui:P-47). Even after 'HIJRA' , Prophet (S) was forced to go through onerous span which ended in battles like BADR, UHAD, KHANDAQ, AHZAB etc. before which Abu-Sufyan had vowed to defeat Prophet Mohammad (Pbuh) (A study of Islamic history by K.ALI:P-50). After Prophet (Pbuh), clear as crystal from the ahead hadith of Prophet Mohamad (Pbuh), that job of embellishing and personification of Islamic tenets was handed over to Ahl-al-Bayt (Progeny of Prophet): HADITH-I-SAQLAIN IS "VERILY I AM LEAVING AMONG YOU TWO PRECIOUS & WEIGHTY THINGS:BOOK OF ALLAH AND MY PROGENY, THE MEMBERS OF MY HOUSEHOLD. IF YOU HOLD FAST TO THEM YOU SHALL NEVER DO ASTRAY. THESE TWO WILL NEWER SEPERATE FROM EACH OTHER UNTIL THEY MEET ME AT THE POND". After Prophet (S), Umayyad continued their vengeance and revenge to spurn and desecrate the tenets of Allah. This time ISLAMIC flag was carried , headed and leaded by IMAM-I-ALI (Pbuh), the first cousin and son-in-law of Prophet Mohammad (Pbuh). Accompanying ALI (as) was the confiding, grandeur, incumbent and professed daughter of Nabi (S) and wife of IMAM-I-ALI (as) FATIMA (sa) Bint Mohammad (S).Opposition for Islam was escalated by Muwaiyah (son of Abu-Sufyan) after his father who had all semblances of his father of haggling the Islam. Hazrat Abdullah bin Umar (R.A), Imam Ahmad bin Hambal (R.A) and Hazrat Hassan Basri (R.A) have charactezied the Muawiyah in best way.

Now comes "YAZID" the name itself smells out the tyrannical and oppressive character who flogged the Islamic laws and abdicated the Allah's teachings. YAZID born from Maysun bint bahdil kalbia(mother) and Muawiyah Ibn Abu Sufyan (father) was defined by Imam SHAFI as: YAZID WAS A DRUNKARD, BRUTAL, CRUEL, PLAYING TAMBOURINE AND RAISING BEARS, SO IT IS GENUINE TO CURSE HIM (Hayatul Haiwan by Mohammad Dameri:P-195:VOL2). Others like AL-BHABHI, SHEIKH AHMAD SARHANDI, IMAM GAZALI etc. have also exposed the YAZID and his whammy he originated while breathing his cursed breaths. "Battle of Al-Harrah" in which Yazidi army burned the Pious 'KAABA' is the greatest and open evidence of Yazid's character. Defending his grandfather's 'DEEN' was HUSSAIN IBN ALI(AS) against the tyrant, cruel, catastrophic and drunkard Yazid. Hussain(as) , the savior who made sacrifices of youth, old age, women ,children and seclusion of women on the land of Karbala elucidated by Kashmiri Poet Professor Syed Raza as:

"KUS YAWUN, KOUS PEERI, KUITH LOUKCHAAR
AKH AKH ROSHAN TARR SEEREY I ASRAAR "

HUSSAIN (AS), who tolerates sweltering and extreme impact of oppression and tyranny, came out triumphant over the Yazid. He gives everything as he knows what is the value of donating the wealth in the way of Allah (SURAH AL-BAQARAH:SEC 36).This Quranic verse explains the importance of donation in Allah's way so AHL-AL-BAYT donated everything to such limit even their coffins were left floating on the blood, some couldn't destine themselves with coffins and shrouds for days. This is called as "Mohabbat-i-illahi" and among these only HUSSAIN(as) has "Ishq-i-illahi" in return Allah has "Ishq-i-Hussaini" clear from HADITH-I-QUDSI:

"MANN TALABANI WA-JADANI, WA MAMM WAJADANI ARAFANI, WA MANN ARAFANI AHABANI, WA MANN AHABANI ASHAQANI, WA MANN ASHAQANI ASHAQTAHO, WA MAN ASHAQTAHO KATALTAHO, WA MANN KATALTAHO FA ALAIYA DIATAHO, WA MANN ALAIYA DIATAHO FA ANA DIATAHO".

Clearly from Adam (as) till now there has been a catastrophic and tyrant Yazid and to dust him down there has been HUSSAIN (as) serving the ISLAM. Even today Yazid is present in the face of horrendous, libidinous, villainous, lascivious and pulverizing countries which are hurdles in propagating the mediums of ISLAM, but frivolous are these masses (Yazids) who are unaware of facing the COMMING soon of the HUSSAIN of present times Hazrat Imam Mahdi (Atfs).

UN-EMPLOYMENT IN J&K

Most of youths from Kashmir are doing their jobs out of state or out of country due to lack of infrastructure or lack of industrial sector. Unemployment is one of the core issue that our society is facing at present.

Irfan Muzaffar

Un-employment is a phenomenon that occurs when a person who is actively searching for employment is unable to find work. The word unemployment is heard everywhere, when we come to ground-level the maximum youth in J&K State are jobless, they are educated / skilled but wandering in search of job, the reason is that our thoughts are behind Govt. jobs only.

The state of J&K has recorded a growth of 23.7 % in its population, beginning from the year 2001 till 2011 based on its annual growth rate, its population is estimated to be 1.42 crore in 2017. J&K has earned a distinction to have the highest unemployment rate in the entire north India, reveals a survey. The number of un-employed youth registered in various district employments and counseling centers was nearly 6.01 lakhs.

Most of youths from Kashmir are doing their jobs out of state or out of country due to lack of infrastructure or lack of industrial sector. Unemployment is one of the core issue that our society is facing at present. The present scenario is responsible for unemployment to some extent. We should change our mental attitude as many of them are service-minded they do not want to take risks. They don't to start business or small industries. They should depend on the govt. for everything instead of developed countries most of youths are prepare to work in private industries or sector. It is not possible for state govt. to provide jobs unemployed youth. If any-one desires for doing something of its one's own may solve to some extent, the problem of unemployment for both the educated and uneducated people. In brief we have to solve the problems of unemployment on a war footing, for this we should take necessary measures:-

1. Each one should give financial help to the unemployed youths to set-up small business on its own.
2. People should be encouraged to go for skill based education.
3. Govt. should promote the establishment of industries by private and give preference of jobs to almost of these sectors.
4. Govt. should fill-up all vacant posts lying in every department.
5. Govt. should organize awareness camps in every district to provide plat-form to resolve this core issue of unemployment in J&K State.

THE GORY KASHMIR

BY AL-HUSSAINI

The Dale adorned with meek human hearts.
Sheeny charming sights, with delightful spots.
Blooming fragrance with alluring scenery here.
Each Heart immerses, overlooks with glad tear.
And on the dancing bough, chirping birds.
"Wounds' Healer The Kashmir Valley" their words.
Mountains' sheen visage, pleases glum conscience.
Seething faces appeased ,evokes joy & patience.
Now the same Kashmir valley shedding blood tears.
Oh, downheartedness surrounded, nobody bears.
Here empty laps bereaved and bloody sights.
And no pity on elderly ones and young whites.
Now blowing leaves'rustling notify woeful waves.
Shouted 'Azadi' oh! extreme flogging, no one saves.
No blooming fragrance, bloody smell instead.
Being forlorn and oppressed Kashmiries lead.
Instead gorgeous scenery,now sad hearts' visage .
Here Pierced, maimed, constant Kashmiri page.
Now gravediggers weary by digging graves.
My Moula where to flee or hide in caves!.
Had heard 'Paradise On Earth' The Kashmir named.
Never on earth, suits 'Goriest Spot On Earth' famed.
The Kashmir covered with mountains,as had heard
Ouch! found covered with blood, I the wounded bird.
Each pelted stone responded with bullet here
And if "ALI" not guilty,then pellet also there.

Author can be reached at rather3434@gmail.com

Kashmir:Missing boy and abducted girl recovered by JK Police

Srinagar:One person namely Fayaz Ahmed Zargar son of Mohd Sikander resident of Hamza Colony Awantabawan Soura reported in police station Soura that his son namely Ehsan Fayaz Zarger (16 years old), a student of 10th standard had left home to meet his friend at Dulbagh Soura. But neither he had reported back to his home nor reached to his friend and is missing since then. On this report, case FIR NO 90/17 under section 363 RPC was registered in police station Soura and investigation/search was started. Police employed all efforts to trace the missing boy and finally the missing boy was traced from Sumbal Bandipora within 07 hours of his missing. He was brought to the police station and handed over to his family members after completing all legal formalities. Investigation of the case is on to unveil the facts behind the missing of the boy.Meanwhile On 25 October Police Post Langate received a written complaint from one person (name withheld) resident of Langate that his minor daughter (name withheld) was kidnapped by one accused Ghulam Jeelani Sheikh son of Ghulam Mohd Sheikh resident of Ferozpora Tangmarg .On receipt of this complaint, case FIR number 348/2017 under section 363,109 RPC was registered in Police Station Handwara and investigation was taken up.During the course of investigation, Police party from police post Langate recovered the kidnapped girl from the possession of accused at Tangmarg.The accused was arrested and the victim girl was handed over to her family after completing all legal formalities. Investigation of the case is in progress.

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Ass.Editor:Mohammad Afzal Bhat;R.N.I No:JKBIL/2015/6342
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar (J&K);Adms.Office:Natipora Sgr; Printed at:Khidmat Offeset,Abi Guzar The Bund,Srinagar;
Contact:+91-9419001884;Email:editorwilayattimes@gmail.com; Website:www.wilayattimes.com

2nd Year of Publication Srinagar

Weekly WILAYAT TIMES

سینہ را کارگاہ کینہ ساز
سر کہ در انگبین خوش مریز
سینے کو کینے کا گھر مت بنا
اپنے شہد میں سرکہ مت ڈال

Do not nurse hatred in your heart.
O do not make your honey sour by mixing vinegar with it.

Vol:03 | Issue:29 | Pages:08 | 30th October 2017 to 5th November 2017 | Rs.5/-

Kashmir's New Interlocutor: Old Wine, New Bottle?

Can Dineshwar Sharma finally resolve the long-simmering Kashmir insurgency?

By Gautham Ashok

On Monday, the Indian government announced an ex-spy would be appointed as the new interlocutor for Jammu and Kashmir. In a press conference in New Delhi, Home Minister Rajnath Singh stated that Dineshwar Sharma would speak to "all stakeholders" in a fresh attempt to end the nearly three-decade long insurgency in the state. Sharma, 63, retired as the director of the Intelligence Bureau (IB), India's domestic spy agency, in December.

During his long career, Sharma was appointed as the assistant director for Jammu and Kashmir in 1992. During his tenure, the militancy in the region was at its most fierce, and the IB was under pressure after insurgents had shot dead four officers from close range in the state capital, Srinagar. According to media reports, Sharma was the architect in the successful arrest of the Hizbul Mujahideen terrorist Ahsan Dar. In addition to Kashmir, Sharma is also the interlocutor for ongoing peace talks in the restive northeast of the country.

A Fork in the Road

Up to this point, the Indian government and the security forces have adopted a hardline stance against militancy in the Kashmir Valley. In security circles, there was a need to demonstrate to the Kashmiri populace that an insurgency could not survive against the full might of the state machinery. The point was made that no concessions could be gained by gunmen, either Pakistani or local insurgents. Counterinsurgency operations were picked up, militants and their hideouts were specifically targeted and destroyed, mass curfews were implemented and internet access in the valley was cut off. Yet however stringent the government response to militancy, the idea lingered on. 2017 has been the most violent year in the valley for decades, with daily instances of clashes between civilians, security forces, and militants.

Following growing casualty figures, the appointment of a new interlocutor seems to indicate New Delhi's inclination for dialogue. Prime Minister Narendra Modi, in his speech on Independence Day, stated that "The Kashmir problem cannot be resolved through *goli ya gaali* [bullets or abuses]. It can be resolved by embracing all Kashmiris." He added, "We have to work for the progress of Jammu and Kashmir and we all stand shoulder-to-shoulder with our brothers and sisters in Jammu and Kashmir. They have suffered a lot due to terrorism."

According to Union Home Minster Rajnath Singh, Sharma would also be allotted status equivalent to that of a cabinet secretary. More importantly however, Sharma would be granted full independence to "decide his own course of action and talk to whoever he wants to." Upon being asked as to whether he would speak to separatist groups such as the Hurriyat Conference, Sharma said that he would "would like to talk to everyone who is interested in bringing permanent peace in the valley."

Dialogue in the Valley: A Checkered Past

Dineshwar Sharma is just another in a long line of intermediaries who have tried to act as a political bridge between the government and separatist factions in Kashmir. The first real interlocutor for Jammu and Kashmir was former Union Defense Minister K.C Pant. His tenure under the Vajpayee government in 2001 soon collapsed as India and Pakistan came to the brink of war following the Parliament attacks in New Delhi in December of that year. Following this, in 2002 attempts began to restart the peace process with the appointment of a Track II committee on Kashmir. The committee included advocate Ram Jethmalani, along with senior journalists Dileep Padgaonkar, Jawed Laiq, and current Minister of State (MoS) for External Affairs M.J Akbar, along with other prominent members of civil society. This committee did not make any progress, and was soon after disbanded.

The government tried again in 2003, when it appointed the former Home Secretary N.N. Vohra to the post of interlocutor. Vohra continued in this role until 2008, when he was made governor of Jammu and Kashmir, a post which he continues to occupy to this day. In this period, other players such as current Finance Minister Arun Jaitley and former Research and Analysis Wing (RAW) Director A.S Dulat tried and failed to make any headway with the crisis.

Finally, in October 2010, the most recent trio of interlocutors was appointed by the Manmohan Singh government. This panel consisted of senior journalist Dileep Padgoankar, academic Radha Kumar, and former Information Commissioner M.M Ansari. The three spent a year in Jammu and Kashmir and met more than 700 delegations from all 22 districts in the state. In a report, which now sits gathering dust on Home Ministry shelves, the committee recommended that the army's visibility in the valley be reduced, human rights violations be urgently addressed, and the controversial Armed Forces Special Powers Act be reviewed. All these suggestions were duly ignored by New Delhi.

Challenges Ahead

Most of the mediation attempts failed partly due to the lack of a political mandate. When the committees did work, and came out with reports, these were duly ignored by the decision makers in government. In many cases, the appointment of interlocutors appeared as simply measures to buy New Delhi some additional time, or a response to international pressure over stringent crackdowns in the valley.

In the current case, however, Dineshwar Sharma appears to be going in with the full blessing of the government. It remains to be seen whether he can create an atmosphere of dialogue in a region that has become increasingly febrile over the past year. The task at hand will require a prodigious skill at balancing out opposing parties. For, if Sharma does create the conditions for talks, he will not only have to deal with separatist elements such as the Hurriyat Conference but also with the hawkish Bharatiya Janata Party (BJP) in the state. The BJP currently shares power in Jammu and Kashmir with the soft separatist People's Democratic Party. The BJP vigorously opposes concessions of any sort to the separatists.

Finally, Sharma will also have to deal with the evergreen issue of Pakistan. Despite what the BJP says, any lasting solution to the Kashmir problem will have to involve the separatists and Islamabad. New Delhi for now refuses to countenance a diplomatic solution for Kashmir involving Pakistan. Is this another case of old wine, new bottle? Time as always will tell.

Gautham Ashok is a freelance journalist who has written for The Diplomat, Dawn, and other publications.